وفیات

موت العالِم موت العالَم

عبدالرحیم روزی

موت سے کسی کو مفر نہیں، نہ کسی کا موت وحیات کسی دوستی، محبت اور ہر دلعزیزی پر منحصر ہے۔ نہ کسی کی نفرت، دشمنی اور بغض وعداوت پر۔ وگرنہ نظام موت وحیات تلپٹ ہو کر رہ جاتا۔ موت کسی بڑی شخصیت کی ہو تو ملک ومعاشرہ کے لیے نقصان دہ ہوتی ہے۔ بالخصوص اکابر علماء کی موت تو بمصداق ارشاد نبوی:" إن الله لا ينتزع العلم انتزاعاً بل ينتزعه بقبض العلماء" اور بقول شاعر

الأرض تحيا إذا ما عاش عالمها ۔۔۔ متى يمت عالم منها يمت طرف
كالأرض تحيا إذا ما الغيث حل بها ۔۔۔ و إن أبى عاد في أكنافها التلف

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی ایک تفسیر میں ہے کہ ﴿أ ولم يروا أنا نأتي الأرض ننقصها من أطرافها﴾ سے مراد علماء وفقہاء اور اہل خیر کی وفات ہے۔

گزشتہ مہینوں میں کئی علماء اور نامور ہستیاں ہمیں داغ مفارقت دے گئیں۔ جن میں امام کعبہ شیخ محمد بن عبداللہ السبیل، مناظر اسلام مولانا عبدالستار تونسوی اور قاری عبدالوکیل مہتمم مدرسہ اوکاڑہ شامل ہیں۔ اللہ تمام کی دینی خدمات اور دیگر اعمال صالحہ کو شرف قبولیت سے نوازے، بشری لغزشوں سے درگزر فرمائے اور اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق اور نعم البدل عنایت فرمائے۔ آمین (جمعیت اہل حدیث بلتستان ، جامعہ دارالعلوم بلتستان غواڑی)

☆☆☆☆☆☆☆

- بہترین سرمایہ — جو آخرت کے لیے تیار کیا گیا۔
- بہترین عمل — جس میں ریاکاری نہ ہو۔
- بہترین دوست — جو نیکی کی طرف دعوت دے۔
- بہترین مال — جو فی سبیل اللہ خرچ کیا جائے۔
- بہترین زندگی — قناعت کی زندگی ہے۔
- بہترین انسان — جس کے اخلاق اچھے ہوں۔
- بہترین اولاد — جو والدین کی فرمانبردار ہو۔

[انتخاب: رستم عثمانی غواڑی]

اسلامی معیشت

سرمایہ کاری پر "سود" کا اثر

ابراہیم عبداللہ یوگوی۔لیکچرر گورنمنٹ کالج خپلو گنگ چھے

کسی بھی معاشرے کی معیشت کا اندازہ وہاں پر کی جانے والی سرمایہ کاری سے لگایا جاتا ہے،اس لیے کہ معاشی ترقی میں سرمایہ کاری بہت اہم کردار ادا کرتی ہے۔جس معیشت (Economy) میں سرمایہ کاری کا حجم جتنا بڑا ہوگا،وہاں معاشی طور پر اتنی ہی زیادہ خوشحالی ہوگی،بے روزگاری کی سطح کم ہوگی اور لوگوں کا معیار زندگی بلند ہوگا۔اور جس معیشت میں سرمایہ کاری کم ہوگی،وہاں بے روزگاری کی شرح بلند اور معیارِ زندگی پست ہوگا۔لہٰذا معاشی ترقی میں سرمایہ کاری کی بہت بڑی اہمیت ہے۔اس سے کوئی انکار نہیں کرسکتا۔اور ماہرین معاشیات کے مطابق جس معیشت میں بچت زیادہ ہوتی ہے،وہاں سرمایہ کاری بھی زیادہ ہوتی ہے۔اس لیے تمام حکومتیں بچت کی ترغیب دیتی اور سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کرتی ہیں۔اور ملکی وغیر ملکی سرمایہ کاروں کو ترغیبات کے ذریعے ملک میں سرمایہ کاری کرنے کی طرف مائل کرتی ہیں۔سرمایہ کاری ہوگی تو ملکی معیشت ترقی کرے گی اور بیروزگاری کا خاتمہ ہو جائے گا۔

سود کی تعریف: سود کو عربی میں "ربا" کہتے ہیں۔جس کے معنی زیادتی،نمو،بڑھوتری اور چڑھنے کے ہیں۔ اصطلاح میں "قرض میں دیے گئے رأس المال (اصل زر) پر جو زائد رقم مدت کے مقابلے میں شرط اور تعیین کے ساتھ لی جائے۔"[کریمی: بینک کا سود ص۲۰] بالفاظ دیگر سود سے مراد "قرض کے علاوہ مخصوص رقم ہے جو ایک مقروض اپنے قارض (قرض دینے والا) سے حاصل کیے گئے قرضے کے عوض مخصوص مدت کے بعد خاص شرح سے ادا کرتا ہے۔"

سود کا حکم: اسلامی شریعت میں سود کسی بھی شکل میں حرام ہے۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کو مخاطب کرتے ہوئے سود کھانے سے منع فرمایا۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:﴿ وأحل الله البيع وحرّم الربٰوا﴾ [البقرة ۲۷۵] "اللہ تعالیٰ نے بیع کو حلال اور سود کو حرام کیا ہے۔" اسی طرح رسول کریم ﷺ نے بھی سود کھانے والے اور سودی لین دین کرنے والے،بلکہ اس سے منسلک جو بھی شخص ہے،سب پر اللہ کی لعنت فرمائی ہے۔جبکہ دیگر نظامہائے معیشت میں اس پر کوئی قدغن نہیں،خصوصاً سرمایہ دارانہ نظام معیشت میں سود بنیادی کردار کا حامل ہوتا ہے۔سرمایہ کاری کو بڑھانے اور گھٹانے میں یہ مین کردار ادا کرتا ہے۔

سود کے بہت سارے معاشی، معاشرتی، تمدنی، سماجی اور اخلاقی مفاسد ہیں۔ مگر یہاں ہمارا موضوع بحث "سرمایہ کاری پر اس کے اثرات" اور معاشی ترقی میں اس کے کردار کا جائزہ پیش کرنا ہے۔

سرمایہ کاری میں سود کا کردار: موجودہ نظام معیشت میں سرمایہ کاری کے بڑھنے اور گھٹنے میں سود (Interest) بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت پوری دنیا میں سودی کاروبار کرنے والوں کی حکومت ہے، بلاتخصیص مسلم وغیر مسلم سب اسی ملعون کاروبار میں ملوث ہیں۔ عموماً یہ خیال کیا جاتا ہے کہ سود کو معیشت کے استحکام اور سرمایہ کاری میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت حاصل ہے۔ چنانچہ کہا جاتا ہے کہ سرمایہ کی فراہمی میں سود بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ جیسا کہ پروفیسر مارشل کا کہنا ہے کہ شرح سود (Rate of Interest) میں اضافہ سے پس اندازی یا بچت کی ترغیب ہوتی ہے۔ وہ شرح سود کے تعین میں طلب ورسد کے قانون کو کارفرما قرار دیتا ہے۔ حالانکہ حقیقی زندگی میں ایسا نہیں ہوتا۔ اسی لیے لارڈ کینز اس پر تنقید کرتے ہوئے لکھتا ہے: "اگر کسی شخص کو اس کے سرمایہ پر سود نہ بھی ملے، وہ اپنی رقم بینکوں میں ہی رکھوائے گا۔ یوں ہر کوئی سود پاتا ہے، چاہے اس نے پس اندازی نہ کی ہو؛ بلکہ اس نے ورثے میں پایا ہو۔ غرض پس اندازی کا تعین سود نہیں کرتا۔" [نیچر اینڈ نیسسٹی آف انٹرسٹ]

بقول پروفیسر مارشل شرح سود میں اضافہ سے اگر بچت یا پس اندازی میں اضافہ ہو بھی جائے تو ملک یا معیشت کو زیادہ فائدہ نہیں ہوتا، اس لیے کہ شرحِ سود میں اضافے سے سرمایہ کاری میں کمی واقع ہوتی ہے، جس کی وجہ سے بے روزگاری میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

لارڈ کینز کے مطابق سرمایہ کاری کا انحصار ایک طرف شرح سود پر ہے اور دوسری طرف سرمایہ کی مختتم استعداد (Marginal Efficiancy of Capital) پر۔ لہٰذا ملک میں اس وقت تک سرمایہ کاری ہوتی رہے گی جب تک مختتم استعدادِ سرمایہ شرحِ سود کے برابر نہ ہو جائے۔ جوں ہی مختتم استعدادِ سرمایہ شرحِ سود سے کم ہو گی، سرمایہ کاری کا عمل رک جائے گا۔

مثلاً ایک سرمایہ کار دس ملین کی سرمایہ کاری کرتا ہے، اس وقت شرح سود 18% جبکہ مختتم استعداد سرمایہ 24% ہے۔ چونکہ مختتم استعدادِ سرمایہ شرحِ سود سے زیادہ ہے، اس لیے سرمایہ کاری منافع بخش ہے۔ لہٰذا سرمایہ کاری کا عمل جاری رہے گا اور مزید دس ملین کی سرمایہ کاری کی جائے گی۔ جس پر مختتم استعدادِ سرمایہ 24% سے کم

ہو کر 22% ہو جاتی ہے، اب بھی سرمایہ کاری منافع بخش ہے، اس لیے سرمایہ کاری جاری رہے گی۔ یہاں تک کہ جب چالیس ملین کی سرمایہ کاری کی جاتی ہے، تو مختتم استعدادِ سرمایہ کم ہو کر 18% ہو جاتی ہے اور شرح سود بھی 18% ہے۔ گویا شرحِ سود اور مختتم استعدادِ سرمایہ برابر ہو جاتی ہے۔ لہٰذا اس اسٹیج پر پہنچنے کے بعد سرمایہ کاری کا عمل رک جائے گا۔ کیونکہ اس کے بعد سرمایہ کاری کرنے پر شرح سود 18% ادا کرنا پڑتی ہے۔ جبکہ سرمایہ کی مختتم استعداد 18% سے کم ہو جائے گی۔ لہٰذا سرمایہ کاری منافع بخش نہیں رہے گی۔ یہ وہ مقام ہے، جہاں سرمایہ کاری میں شرحِ سود حائل ہو جاتی ہے۔ مزید سرمایہ کاری صرف اس صورت میں جاری رہ سکتی ہے کہ شرح سود میں کمی واقع ہو۔ شرح سود اگر صفر ہو جائے تو سرمایہ کاری کا عمل کامل روزگار (Full Employment) کی سطح حاصل ہونے تک جاری رہے گا۔ گویا سود کا وجود بہتر سرمایہ کاری اور مکمل روزگاری کی سطح کے حصول کے سلسلے میں ایک رکاوٹ ہے۔

شرحِ سود کو کم سے کم کرنے بلکہ اسے صفر کرنے کے بارے میں لارڈ کینز اپنی شہرۂ آفاق کتاب جنرل تھیوری (General Theory) میں لکھتے ہیں:

''پس اندازی کا پھیلاؤ اسی تناسب سے ہوتا ہے، جس تناسب سے سرمایہ کاروبار میں لگایا گیا ہو۔ نیز ادنیٰ شرحِ سود سے سرمایہ کاری کی مقدار میں اضافہ ہوتا ہے۔ پس ہمارے لیے فائدہ مند ہوگا کہ شرح سود کو اس نقطہ تک گھٹا دیا جائے، جہاں پر سرمایہ کی کارکردگی اس طرح مختتم ہو کہ جس سے مکمل روزگار فراہم ہوتا ہے۔''

کینز اسی کتاب میں شرحِ سود کو صفر کرنے یعنی سود کو بالکل ختم کرنے کے فوائد کے بارے میں رقمطراز ہے:

''سرمایہ کو اتنا وافر بنایا جائے کہ سرمایہ کی انتہائی کارکردگی صفر ہو جائے۔ اس سے رفتہ رفتہ سرمایہ کاری کی بہت قابل اعتراض خصوصیات سے چھٹکارا پانے کا ایک معقول طریقہ حاصل ہو سکتا ہے۔ اگر ذرا سا بھی دھیان دیا جائے تو یہ واضح ہوگا کہ مجتمع دولت سے شرحِ واپسی مفقود ہو جائے تو اس سے کس قدر عظیم معاشرتی تبدیلیاں وجود میں آ سکیں گی۔''

کریمی لکھتے ہیں: ''اقتصادیات کے ماہر فلاسفہ نے اس امر کو ثابت کیا ہے کہ دنیا آج جن سارے بحرانوں سے دوچار ہے، ان کے پیچھے سود کا ہاتھ ہے۔ اور عالمی اقتصادیات کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک سودی کاروبار صفر کے درجہ میں نہ پہنچ جائے۔ یعنی سود کو اس کے بیخ و بن سے اکھاڑ کر نہ پھینک دیا جائے۔'' [بینک کا سود ص ۴۷]

سود اور تجارتی چکر: سرمایہ دارانہ معاشی نظام والے ملکوں میں یہ بات مشاہدے میں آتی ہے کہ وہاں معاشی

سرگرمیوں میں عموماً اتار چڑھاؤ آتا رہتا ہے۔ کچھ سالوں تک تو کاروبار خوب پھلتے پھولتے ہیں۔ قومی آمدنی، پیداوار اور منافع کی سطح بلند ہو جاتی ہے؛ مگر یہ کیفیت چند سالوں کے بعد یکسر بدل جاتی ہے۔ کاروباری سرگرمیاں بالکل سست پڑ جاتی ہیں۔ آبادی کی اکثریت بے روزگار ہو جاتی ہے۔ قومی آمدنی، پیداوار اور منافع کی سطح بہت گر جاتی ہے۔ کاروباری سرگرمیوں کے ایسے اتار چڑھاؤ کو معیشت دان تجارتی چکر (Trade Cycle) کا نام دیتے ہیں۔

سود کا وجود تجارتی چکر کا باعث بنتا ہے۔ اور خاص طور پر سرد بازاری کی صورت پیدا ہونے میں سود کا ایک اہم کردار ہوتا ہے۔ تجارتی چکر کے بارے میں Hawtry کے نظریہ Theory of Mony کے مطابق بینک تجارتی چکر سرد بازاری کے دور کو لانے کا سبب ہوتا ہے۔ بینکوں کا کاروبار سود پر چلتا ہے، اس لیے گرم بازاری کے دور میں یہ خوب قرضے جاری کرتے ہیں۔ اور جوں ہی گرم بازاری کا دور ختم ہو کر سرد بازاری کا خدشہ پیدا ہونے لگتا ہے، تو بینک قرضوں کی وصولی شروع کر دیتے ہیں۔ اس طرح سرمایہ سکڑنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور سرد بازاری کا دور اپنے انتہائی حد کی طرف جانے لگتا ہے۔

سود صارفین کے لیے اضافی بوجھ، قیمت میں اضافہ اور طلب میں کمی کا سبب:

سود کا وجود ایک طرف ملک میں سرمایہ کاری میں اضافہ کے سلسلے میں ایک بڑی رکاوٹ ہے، تو دوسری طرف صارفین (Consumers) کے لیے بھی ایک اضافی بوجھ ہوتا ہے۔ کیونکہ جب سود کو بطورِ عامل پیدائش (Factor Production) استعمال کیا جاتا ہے، تو یہ مصارفِ پیدائش (Cost Production) کا حصہ بن کر قیمت میں شامل ہو جاتا ہے۔ جس کا بوجھ صارف کو برداشت کرنا پڑتا ہے۔ اور پھر صرف یہی نہیں کہ ایک مرتبہ قیمت میں شامل ہو جائے؛ بلکہ سود بہت سے مراحل میں قیمت کا حصہ بنتا چلا جاتا ہے۔ یوں حقیقی مصارفِ پیدائش میں کئی گنا اضافہ کا باعث بن کر قیمتوں میں اضافے کا سبب بنتا ہے۔ قیمتوں میں اضافہ، طلب میں کمی کا باعث ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے سرمایہ کاری میں بھی کمی واقع ہو جاتی ہے۔

سود کا اثر معاشی پیداوار پر: سود نہ صرف سرمایہ کاری میں اضافہ کے لیے رکاوٹ کا سبب بنتا ہے؛ بلکہ اس کا اثر معاشی پیداوار پر بھی پڑتا ہے۔ یعنی سود کی وجہ سے معاشی پیداوار میں کمی آتی ہے۔ اس لیے کہ سرمایہ کا ایک حصہ سود کی ادائیگی میں صرف ہو جاتا ہے۔ اور دوبارہ عاملِ پیدائش کے طور پر استعمال نہیں ہوتا۔ یوں سود کا براہ راست اثر معاشی